AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 5, Issue 2, December 2021, PP: 49-66
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

مروّجہ مشینی مذبوح پر تحفظات کا قرآن وسنت کی روشنی میں تنقیدی جائزہ

Critical Review of Reservations on Slaughtering Animals by Machine in the light of Qur'ān and Sunnah

Muhammad Khubaib [1], Muhammad Afzal [2]

[1]Assistant Professor, Department of World Religions and Interfaith Harmony, Faculty of Islamic Learning, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

[2]Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 23 Dec. 2021
Revised 05 Jan. 2022
Accepted 16 Jan. 2022
Online 30 Jan. 2022

DOI:

***Keywords**:*
Qur'ān,
Sunnah,
Shar'iah,
Salaughter,
Muslim,
Halal,
Haraam.

ABSTRACT

The present paper aims at clarifying confusions about slaughtering animals through machine in the light of sharia. In our present day and age, the method of mechanical slaughter has become a common practice. According to Islamic Shar'iah, the person present may say Bismillah from any position and allow the vessels to be severed by the sharp instrument thus causing blood to flow. Whether this is done personally or by the machine, both cause the Zibah to be Halal. There is no reason to condemn mechanical slaughter as un-Islamic and its Zabiha as Haram, since the sharp blade of the machine is severing the vessels. While this is happening, a Muslim is reading Tasmiyah with the intention of Zibah, thus no valid reason can be found to make mechanical slaughter Haraam.

*Corresponding author's email: muhammad.khubaib@iub.edu.pk

CC BY

تعارف:

انسانی جسم کی بقاء اور ارتقاء کے لئے نباتاتی اور لحمی غذائیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان تمام حیوانی اور نباتاتی ماکولات کو حلال قرار دیا جو انسانی صحت کے لئے مفید تھیں اور ان تمام اشیاء کو حرام ٹھہرادیا جو انسانی صحت کے لئے مضر اور انسان کے اخلاقی بگاڑ کا سبب ہو سکتی تھیں۔ حیوانی غذاؤں کو انسانی جسم کے لئے مفید تر بنانے کے لئے حیوانات کو ذبح کرنے کے اسلام میں خصوصی احکام دیئے گئے ہیں جو نسبتاً تفصیلی ہیں۔ ان کے مطابق اگر کسی حلال جانور کو ذبح کیا جائے گا تو اس کا گوشت قابلِ استعمال ہو گا۔ موجودہ دور میں جیسے جیسے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے غذائی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے اور وقت کی تیز رفتاری کے ساتھ چلنے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی سے کام لیا جانے لگا ہے۔ جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے باقاعدہ حکومتی اور نجی سطح پر سلاٹر ہاوس قائم ہو چکے ہیں، جہاں انسانوں کی بجائے تیز رفتار مشینیں جانوروں اور پرندوں کو ذبح کرنے کے لئے استعمال کی جارہی ہیں۔ مشینی ذبیحہ دور جدید کی پیدا شدہ شکل ہے جس کے بارے میں کئی ایک سوالات پیدا ہو چکے ہیں جن کے جواب تلاش کرنا انتہائی ضروری ہیں کہ اسلام میں اس کے بارے میں کیا رہنمائی کی گئی ہے۔

اسلامی ذبیحہ کی حدود و قیود:

امام راغب اصفہانیؒ ذبح کی اصل حقیقت واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أصل الذَّبْح: شقّ حلق الحيوانات"[1]

"ذبح کی اصل حیوانات کے حلق کو کاٹنا ہے۔"

قرآن مجید میں جانوروں کے ذبح کا ماحاصل "إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ" یعنی ذکاۃ بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جانور سے حرارتِ غریزیہ یعنی مکمل خون جسم سے خارج ہو جائے۔

امام راغبؒ لکھتے ہیں:

"وحقيقة التّذكية: إخراج الحرارة الغريزيّة"[2]

انسانی معدہ خون ہضم نہیں کر سکتا، کیونکہ انسانی معدہ میں خون کی لحمیات (ہیموگلوبن وغیرہ) کو ہضم کرنے والے خامرے (Enzymes) نہیں پائے جاتے بلکہ خون پینے کی کوشش پر قولنج تک ہو سکتا ہے۔[3]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

"الذَّكَاةُ فِي الحَلْقِ وَاللَّبَّةِ"(4)

"ذکاۃ حلق اور لبہ (گلے کا نچلہ حصہ) کے درمیان ہے۔"

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ نجس اور فاسد خون کے بہانے کو ذکاۃ کہتے ہیں کیونکہ حیوان میں بہنے والا خون (أَوْدَمًا مَسْفُوحًا: الأنعام6 : 145) حرام ہوتا ہے۔ پس خبث کے ازالہ کرنے اور طاہر کو نجس سے متمیز کرنے کا نام ذکاۃ ہے۔[5]

مقامِ ذبح حلق اور گلے کے نچلے حصے کی ہڈی کے درمیان ہے۔ اس میں خون بہانے کے لیے چار رگیں: سانس کی نالی، غذا کی نالی اور خون کی دو نالیں کاٹی جاتی ہیں:

"الذَّبْحُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَالْعُرُوقُ الَّتِي تُقْطَعُ فِي الذَّكَاةِ أَرْبَعَةٌ الْحُلْقُومُ وَالْمَرِيءُ وَالْوَدَجَانِ. الْحُلْقُومُ مَجْرَى النَّفَسِ، وَالْمَرِيءُ مَجْرَى الطَّعَامِ، وَالْوَدَجَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَهُمَا الْعِرْقَانِ اللَّذَانِ بَيْنَهُمَا الْحُلْقُومُ"[6]

ان رگوں میں سے تین کا کٹ جانا بھی کافی ہے:

"وَالْمَذْبَحُ الْمَرِيءُ وَالْحُلْقُومُ وَالْوَدَجَانِ، وَقَطْعُ الثَّلَاثِ كَافٍ، وَالِاكْتِفَاءُ بِالثَّلَاثِ مُطْلَقًا هُوَ قَوْلُ الْإِمَامِ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ أَوَّلًا وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ يُشْتَرَطُ قَطْعُ الْحُلْقُومِ وَالْمَرِيءِ وَأَحَدِ الْوَدَجَيْنِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ لَا بُدَّ مِنْ قَطْعِ الْأَكْثَرِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ وَأَجْمَعُوا أَنَّهُ يُكْتَفَى بِقَطْعِ الْأَكْثَرِ مِنْ هَذِهِ الْعُرُوقِ الْأَرْبَعَةِ فَأَمَّا الْحُلْقُومُ وَالْمَرِيءُ فَمُخَالِفَانِ لِلْأَوْدَاجِ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُخَالِفٌ لِلْآخَرِ فَلَا بُدَّ مِنْ قَطْعِهِمْ وَأَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ: الْأَكْثَرُ يَقُومُ مَقَامَ الْكُلِّ، وَفِي التَّتِمَّةِ سُئِلَ أَبُو عَلِيٍّ عَنْ انْتِزَاعِ السَّبُعِ رَأْسَ الشَّاةِ وَفِيهَا حَيَاةٌ هَلْ تَحِلُّ بِالذَّكَاةِ، وَإِنْ كَانَتْ تَتَحَرَّكُ"[7]

مشینی آلات سے ذبح کے اسباب و محرکات:

انسانوں کی موجودگی میں مشینی آلات کے ذریعے سے حلال جانوروں کو ذبح کرنے کے کئی ایک اسباب ہیں جن میں سے اہم یہ ہے کہ انسانی آبادی میں اضافہ کی وجہ سے صارفین کی تعداد بڑھ چکی ہے۔ اسی طرح زمانہ قدیم کے برعکس موجودہ دور میں خوشحالی کی وجہ سے انسانوں کی ضروریات بھی بڑھ چکی ہیں۔ لہٰذا انسانی ہاتھ سے ذبح کر کے موجودہ دور کی ضرورت پوری نہیں کی جاسکتی۔ ذبح کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے، اس کے پیش نظر مشین یا دیگر آلات سے کام لیا جاتا ہے۔ مشینی آلات جس قدر تیزی سے کام کرتے ہیں اس میں وقت کی بھی بچت ہے اور بروقت گوشت کی تیاری بھی یقینی ہوتی ہیں۔ مشینی آلات میں انسانی محنت بھی کم لگتی ہے، اس لئے بھی ان کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ مشینی ذبیحہ کا تصور اس لئے بھی فروغ پا رہا ہے کہ اس پر انسانی وسائل کا استعمال کم ہوتا ہے۔

مشینی آلات سے ذبیحہ کی صورتیں:

مشینی آلات سے ذبیحہ کی کئی ایک صورتیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ مشینی آلات کے ساتھ ذبیحہ کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی خودکار چاقو یا چھری کو ہاتھ میں پکڑ کر استعمال کرنا جو بٹن دبانے پر حلال جانور کی گردن پر خودبخود چل پڑے اور اس میں ذابح کی قوت کی ضرورت نہ پڑے۔

2۔ کسی حلال جانور کو ایسی مشین کے ذریعے ذبح کرنا جو ریموٹ کنٹرول ہو (نمبر 2 میں نمبر 1 کی نسبت ذابح اور مذبوح کے درمیان فاصلہ بڑھ جائے گا)

3۔ ایسی بٹن والی مشین کے ذریعے کسی حلال جانور کو ذبح کیا جائے جو بٹن دبانے کے ساتھ چلتی ہو اور اس مشین میں ایک ہی چھری ہو جو بیک وقت ایک یا کئی جانور ذبح کرتی ہو۔

4۔ ایسی مشین جس میں کئی ایک چھریاں یا چین لگی ہو، جو بٹن دبانے کے ساتھ چلتی ہو اور ایک ہی وقت میں کئی جانور ذبح کرتی ہو۔

مشینی ذبیحہ کی اقسام:

دورِ جدید میں مشینی آلات کے ذریعے سے ذبح کا شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ شریعت اسلامیہ میں جن جانوروں کی حلت بیان کی گئی ہے اور ان جانوروں کو ذبح کرنے کا جو طریقہ کار بتایا گیا ہے، اس میں انسانی زندگی کے عملی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ کسی ایک صورت کو ہی لازم نہیں ٹھہرایا گیا بلکہ انسان کی مقدرت کا خیال کرتے ہوئے عملِ ذبح میں آسانی اور سہولت پیدا کی گئی ہے۔ شریعت اسلامیہ میں ذبح کے عمل کے بارے میں جو رہنمائی کی گئی ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے عملِ ذبیحہ کو دو اقسام میں منقسم کیا جاتا ہے۔

ا۔ اختیاری ذبیحہ:

شریعت اسلامیہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ جن جانوروں پر انسان کو قدرت اور کنٹرول حاصل ہوتا ہے، ان کے ذبح کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں:

نمبر ا۔ حلق کاٹنا، یعنی رگیں کاٹ دی جائیں تاکہ خون کا مکمل طور پر اخراج ہو جائے۔

نمبر ۲۔ نحر کرنا، اس سے مراد یہ ہے کہ لبہ (گلے کا نچلہ حصہ) کی جگہ پر نیزہ یا تیر مار کر خون بہایا جائے۔

۲۔ غیر اختیاری ذبیحہ:

ایسے جانور جن پر انسان کو قدرت اور اختیار حاصل نہ ہو اور ان کو ذبح کرنا یا نحر کرنا انسان کے بس میں نہ ہو تو ایسی صورت میں جانور کے جسم کے کسی حصہ سے خون بہا دینا ہی کافی ہو گا۔

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ، قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَتَلَ، قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ، قَالَ: مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ"(8)

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکاری لوگ ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت "بِسْمِ اللهِ" پڑھی اور کتے نے پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل کر دے تو؟ فرمایا تب

بھی کھاسکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم تیر انداز لوگ ہیں۔ فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مر جائے وہ کھاسکتے ہو۔"

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً، قَالَ: كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَرْمِي بِالمِعْرَاضِ، قَالَ: مَا خَزَقَ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ"(9)

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا: وہ جس شکار کو پکڑیں تم اسے کھاسکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم معراض کے ساتھ تیر پھینک کر بھی شکار کو مارتے ہیں۔ فرمایا: جو تیر نوک سے پھٹ جائے، اسے کھالو اور جو تیر کی چوٹ لگنے سے مرے، اسے نہ کھاؤ۔"

مشینی ذبحہ سے قبل اقدامات کا جائزہ:

مشینی آلات سے جانور کو ذبح کرنے میں ایک یہ مشکل پیش آتی ہے کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے قابو میں کیسے لایا جائے؟ اس مشکل کے حل کے لئے چند ایک اقدام اٹھائے جاتے ہیں تاکہ جانور ذبح کے وقت اچھل کود نہ کرسکے۔

ا۔ جانور کو سست کرنے کے لئے اسے بجلی کے جھٹکے لگائے جاتے ہیں۔

۲۔ بے ہوشی یا نشہ آور ٹیکے لگاکر اس کو سست کردیا جاتا ہے، چھوٹے جانوروں کو گرم پانی میں ڈال کر بھی بے ہوش کیا جاتا ہے۔

۳۔ سر میں کوئی چیز مار کر اس کو سست کیا جاتا ہے (بندوق، پستول یا کسی اور آلہ کو اس کام کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے)

مذکورہ بالا اقدامات اٹھانے کی غرض یہ ہے کہ جانور کو ذبح کے وقت تکلیف کم سے کم ہو۔ وقتِ ذبح اس کے خون کا اخراج زیادہ سے زیادہ ہو اور اس کو آسانی سے ذبح کیا جاسکے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جانور کو ذبح کے وقت راحت پہنچانے کی غرض سے یہ اقدامات اٹھائے جاتے ہیں تو اس کا فیصلہ کیسے ہوگا کہ بجلی کے جھٹکوں اور سر میں کوئی چیز مار کر بے ہوش کرنے سے جانور کو کس قدر تکلیف پہنچی ہے، اگر جانور کو اس سے ناقابل برداشت تکلیف پہنچتی ہو تو اس صورت میں ہرگز اس کی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ اسلام میں تاکید کی گئی ہے کہ جب کسی حیوان کو ذبح

کیا جائے تو اس میں انتہائی کوشش کی جائے کہ ذبیحہ کو تکلیف کم سے کم ہو۔ اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا القِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ"(10)

"اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنا لکھ دیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھے انداز میں قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔ تم میں سے ہر کسی کو چاہئے کہ اپنی چھری کو تیز کرے تاکہ ذبیحہ کو آرام پہنچے۔"

دوسری چیز ان تینوں صورتوں میں یہ محل نظر ہے کہ کیا بے ہوش کئے ہوئے جانور کو ذبح کرنے سے خون کا اخراج عام جانور (جس کو ذبح کے وقت بے ہوش نہیں کیا جاتا) کے مساوی ہوتا ہے یا اس سے کم ہوتا ہے (اس کے بارے میں بتایا یہ جاتا ہے کہ بے ہوش کئے جانور کو جب ذبح کیا جاتا ہے تو اس کے خون کا اخراج بہ نسبت دوسرے جانور جس کو بے ہوش نہ کیا جائے زیادہ ہوتا ہے)، کیونکہ شریعت اسلامیہ کا مقصودِ ذبح یہ ہے کہ جانور کا اخراجِ دم مکمل طور پر ہو جائے۔ اگر سست کئے ہوئے جانور کے ذبح کے وقت خون کے نکلنے میں کمی واقع ہو جائے تو اس صورت میں یہ شریعت کے مقصودِ ذبح کے خلاف ہو گا۔

جانور کو ذبح کے وقت بے ہوش کرنا غیر مستحسن ہے لیکن اس کے باوجود اگر جانور کو بے ہوش کرنے سے وقتِ ذبح تکلیف کم ہوتی ہو۔ سست کرنے کی صورت میں اس کی موت واقع نہ ہو اور اخراجِ دم بھی مکمل طور پر ہو سکے تو اس صورت میں ذبح کئے ہوئے جانور کے گوشت کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔

الیکٹرک شاک کے ذریعہ بے ہوشی کا تجزیہ:

مولانا شمس پیرزادہؒ لکھتے ہیں کہ اگر الیکٹرک شاک ہلکا ہو تو اسے گوارا کیا جاسکتا ہے۔ ممبئی کے ویونار سلاٹر ہاؤس میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنے کے لیے الیکٹرک شاک کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے علماء کے وفد کے ساتھ سلاٹر ہاؤس گئے تو دیکھا کہ بکروں اور مینڈوں کو شاک دے کر فوراً بعد ذبح کیا جاتا ہے۔ وفد نے درمیان سے شاک لگے بکرے کو رکوایا تو ڈیڑھ منٹ کے اندر اٹھ کھڑا ہوا، اسی طرح مینڈا بھی ڈیڑھ منٹ میں ہوش میں آکر اٹھ کھڑا ہوا۔ شاک اتنا ہلکا تھا کہ بکرا اور مینڈا مرتا نہیں ہے۔ وہاں موجود ڈاکٹر نے بتایا کہ ساٹھ یا اس بھی کم وولٹ کا شاک دیا جاتا ہے جس سے جانور مرتا نہیں ہے۔ وفد کے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ بے ہوش کر کے ذبح کرنے کی صورت میں خون کے اخراج میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ وہاں موجود جانوروں کے ماہر پروفیسر نے بتایا کہ شاک دینے سے جانور کے دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور خون کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔(11)

الیکٹرک شاک کے ذریعہ جانوروں کو بے ہوش کرنے اور اس کے اثرات پر درج ذیل تحقیق کا مطالعہ نہایت مفید رہے گا:

The Electrical charge acts as a verso-constrictor and cardiac staimuitent with resulting extremely rapid rise in blood pressure with haemorrhaging into organs and the musculature, relief of blood pressure by "Sticking" within a few seconds of shock prevents the blood pressure rise to point of spontaneous hemorrhage. Attention has been focused on two aspects of electrical stunning operations. The equipment must be so designed that the electrical charge after passing through the brain will ground through the stunning equipment and not through the animal to the floor or restraining equipment. Progressive leaders have established similar humane slaughter laws in many of the states. These laws have promoted the rapid and widespread use of officially recognized humane slaughter methods.(12)

It is important that certain rules be observed if electrical stunning is to be used effectively and humanely on food animals. There should be no delay between stunning and bleeding, since this increases the haemorrhaging in the carcass and its organs, and allows the possible developments of a state similar to that of curarisation. The apparatus must be maintained in a good repair. Corroded electrodes are a common cause of increased resistance and delivery of decreased current to the animal. The operator must apply the electrodes to the right part of the skull and they must be applied firmly.(13)

یونیورسٹی آف ناٹنگھم(Nottingham)، برطانیہ کے شعبہ فوڈ سائنسز کے پروفیسر آر اے لوری(R. A. Lawrie) مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:

In electrical stunning, the characteristic of the current must be carefully controlled, otherwise complete anesthesia may not be attained and there may be convulsive muscular contractions. The siting of the electrodes is also important, since the current must pass through the brain. Variation in electrical resistance because of differing thicknesses in the skull can cause ineffective stunning. There are three phases in the animals' reactions: (i)As soon as the current is switched on there is violent contraction of all voluntary muscles and the animal falls over; respiration is arrested; (ii) after 10 seconds (the current being discontinued), the muscles relax and the animal lies flaccid; (iii) after a further 45-60 seconds the animal starts to make walking movements with its legs and respiration starts again. Usually, alternating current at 70-90 V and 0.3 A is used for 2-10 second (Cruft, 1957). Better relaxation and less internal bleeding is said to result if a high frequency current (2400-3000Hz) and a square wave form, instead of a sine wave, are employed.(14)

رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ نے فیصلہ دیا کہ:

"اگر بجلی کے شاک ہلکے اور معمولی ہوں کہ جانور کو اس سے تکلیف نہ پہنچتی ہو اور اس سے مقصود یہ ہو کہ ذبح سے جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچے اور اس کی قوتِ مدافعت میں کمی آجائے تو اس مصلحت کے پیشِ نظر اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔"(15)

مشینی ذبیحہ کے حلال ہونے کی شرائط:

مشینی آلات سے ذبح کا حکم جاننے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت اسلامیہ میں حلال ذبیحہ سے متعلق جو راہنمائی کی گئی ہے، پہلے اسے تفصیلاً دیکھا جائے تاکہ مشینی آلات کے ذریعے ذبح کا شرعی حکم سمجھنے میں آسانی ہو۔ شرعی احکام میں حلال جانور کو ذبح کرنے کے تین اصول ہیں۔

ا۔ ذابح اللہ کو ماننے والا ہو:

جو شخص جانور کو ذبح کرے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہو، اللہ کی ذات کا انکاری نہ ہو۔ یعنی ذابح مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو تو اس صورت میں مذبوح حلال ہو گا۔ اگر ذابح میں یہ صفت موجود نہ ہو تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال تصور نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کو ماننے والے ہیں اور اس کی ذات کے انکاری نہیں ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ"(16)

"آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے۔"

تمام یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

إِنَّ ذَبِيحَةَ كُلِّ نَصْرَانِيٍّ حَلَالٌ، وَكَذَلِكَ الْيَهُودِيُّ(17)

جیسے مسلم کا غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حلال نہیں ہے اسی طرح اہل کتاب کا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا ذبیحہ حلال نہیں ہے:

"وَحَلَّ ذَبِيحَةُ مُسْلِمٍ وَكِتَابِيٍّ وَيُشْتَرَطُ أَنْ لَا يُذْكَرَ فِيهِ غَيْرُ اللهِ تَعَالَى حَتَّى لَوْ ذَكَرَ الْكِتَابِيُّ الْمَسِيحَ، أَوْ عُزَيْرًا لَا يَحِلُّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى {وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ} [البقرة۲:۱۷۳] وَهُوَ كَالْمُسْلِمِ فِي ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَوْ أَهَلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ لَا يَحِلُّ"(18)

مفتی محمد شفیع دورِ جدید کے بعض اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ آج کل یورپ کے عیسائی اور یہودیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو اپنی مردم شماری کے اعتبار سے یہودی یا نصرانی کہلاتے ہیں مگر درحقیقت وہ خدا کے وجود اور کسی

مذہب کے قائل نہیں ہیں۔ نہ تورات وانجیل کو خدا کی کتاب مانتے ہیں اور نہ موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو اللہ کا نبی وپیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ وہ شخص مردم شماری کے نام کی وجہ سے اہلِ کتاب کے حکم میں داخل نہیں ہو سکتے۔(19) اسی طرح جو مسلمان ضروریات اور قطعیاتِ اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گیا ہے، اگرچہ وہ قرآن اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا دعویٰ بھی کرتا ہو، وہ بھی مرتد ہے۔ اس کا ذبیحہ حلال نہیں۔ ہاں کسی دوسرے مذہب وملت کا آدمی اپنا مذہب چھوڑ کر یہودی ونصرانی بن جائے تو وہ اہلِ کتاب میں شمار ہو گا اور اس کا ذبیحہ حلال قرار پائے گا۔(20)

۲۔ وقتِ ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو:

دوسری جو صفت بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ مذبوح پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اس کے بارے میں ارشادِ باری ہے:

"فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِه مُؤْمِنِيْنَ"(21)

''پھر اگر تم لوگ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کا گوشت کھاؤ۔''

اسی سورۃ میں مزید فرمایا:

"وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ"(22)

''آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان حد سے گزرنے والوں کو تمہارا رب خوب جانتا ہے۔''

اگر کسی جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا جاتا تو اس کا گوشت کھانا حلال نہیں ہو گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاِنَّه لَفِسْقٌ"(23)

''اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ، ایسا کرنا فسق ہے۔''

اس مسئلہ میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت اضطراری حالات کی بنا پر ہی کھایا جا سکتا ہے ورنہ عام حالات میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حرام ہو گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا لیکن وقتِ ذبح اس پر اللہ کا نام بھی نہیں لیا گیا۔ وہ ماکول اللحم ہو گا یا نہیں؟

وقتِ ذبح اللہ کا نام نہ لیے جانے کی دو صورتیں ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام نسیان کی وجہ سے نہیں لیا گیا، یعنی جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا یاد ہی نہیں رہا تو اس صورت میں یہ ماکول اللحم ہو گا۔ اس کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان ہے:

"إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ، وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْه" [24]

اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور وہ گناہ معاف کر دیے ہیں جن پر انہیں زبردستی مجبور کیا گیا ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ذبیحہ کے وقت کسی کا بھی نام نہیں لیا گیا (اللہ کے علاوہ غیر اللہ کا نام بھی ذکر نہیں کیا گیا) امام شافعیؒ کے نزدیک اس ذبیحہ کے گوشت کو بطورِ غذا کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[25]

ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

"أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَ نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ"[26]

"کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں (اس سے مراد اعرابی تھے جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور اسلامی تعلیم و تربیت سے پوری طرح بہرہ ور نہیں تھے) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھالو۔"

اگر کوئی ذابح بسم اللہ کو بھول جاتا ہے تو اس صورت میں اس کا ذبیحہ حرام نہیں ہو گا، ہاں اگر کوئی جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑ دیتا ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں ہو گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں "كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ" کے تحت باب ذکر کیا ہے، جس کے الفاظ "بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ، وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا" ہیں۔ اس عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مراد بھی یہی تھی کہ جس ذبیحہ پر جان بوجھ کر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جائے گا وہ حلال نہیں ہو گا، البتہ جس پر اللہ کا نام لینا یاد نہ رہے اسے حلال ہی تصور کیا جائے گا۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مراسیل لأبی داؤد" میں حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے ذبیحہ کے بارے میں فرمایا:

"ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ، ذَكَرَ اسْمَ اللهِ أَوْ لَمْ يَذْكُرْ، إِنَّهُ إِنْ ذَكَرَ لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا اسْمَ اللهِ"[27]

"مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے خواہ اس نے اللہ کا نام لیا یا نہیں کیونکہ اگر وہ نام لیتا تو اللہ کے سوا کسی کا نام نہ لیتا۔"

لیکن ذابح جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑنے والا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسلمان کے ذبیحہ کے بارے میں فرمایا:

"ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلَالٌ وَإِنْ لَمْ يُسَمِّ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ وَالصَّيْدُ كَذَلِكَ"[28]

''مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ اس نے جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ چھوڑا ہو اور اس کے شکار کا بھی یہی حکم ہے۔''

شیخ ابن العثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاحکام الذبیحة و الزکاة'' میں لکھا ہے کہ جس جانور پر ذبح کرتے وقت تسمیہ نہیں پڑھا گیا اس کے بارے میں علماء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اس کا گوشت حلال ہو گا یا حرام ہو گا؟ اس کے بارے میں تین آراء ہیں:

"أحدها: أنها تحل سواء ترك التسمية عالما ذاكرا أم جاهلا ناسيا، وهو مذهب الشافعي بناء على أن التسمية سنة ولا شرط.

الثاني: أنها تحل إن تركها نسيانا، ولا تحل إن تركها عمدا ولو جاهلا، وهو مذهب أبي حنيفة ومالك وأحمد في المشهور عنه، وهنا فرقوا بين النسيان والجهل، فقالوا: إن ترك التسمية ناسياً حلت الذبيحة، وإن تركها جاهلا لم تحل، كما فرق أصحابنا بين الذبيحة والصيد، فقالوا في الذبيحة كما ترى، وقالوا في الصيد: إن ترك التسمية عليه لم يحل سواء تركها عالما ذاكرا أم جاهلاً ناسيا.

القول الثالث: أنها لا تحل سواء ترك التسمية عالما ذاكرا أم جاهلا ناسيا، وهو إحدى الروايتين عن أحمد قد مه في الفروع، واختاره أبو الخطاب في خلافه وشيخ الإسلام ابن تيمية وقال: إنه قول غير واحد من السلف"[29]

۳۔ اِخراجِ دم مکمل طور پر ہو:

ذبیحہ کے حلال ہونے کی تیسری شرط یہ بیان کی گئی ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جائے، اس کا اخراجِ دم مکمل طور پر ہو جائے۔ اگر ذبح کے وقت مذبوح کا خون پوری طرح نہیں بہتا تو اس کا یہ خون اللہ کے فرمان کے مطابق حرام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ"[30]

''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہو کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو مَیں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو، سوائے یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو، یا سؤر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے، یا فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔''

ذبح کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ آیا ذبیحہ کا خون مکمل طور پر بہہ گیا ہے یا نہیں۔ اگر ذبیحہ کا خون مکمل طور پر بہہ جائے تو وہ ماکول اللحم ہو گا۔ ضروری نہیں ہے جانور کو ذبح چھری سے ہی کیا جائے بلکہ دیگر آلات بھی ذبح کرنے کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ ایسے آلات جن کے ذریعے ذبح کرنے کی اسلام میں ممانعت ہے، ان کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ عہد نبوی میں چھری کے

علاوہ دیگر آلات سے بھی جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ذبح کرنے کو ممنوع قرار نہیں دیا بلکہ اجازت دے دی۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر دی کہ ان کے والد نے بتایا کہ:

"أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لاَ تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ، أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا"(31)

"ان کی ایک لونڈی مقام سلع میں بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس نے ریوڑ میں ایک بکری کو دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑا اور اس بکری کو ذبح کر ڈالا، تو کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خود جا کر یا کسی کو بھیج کر دریافت نہ کرالوں تم لوگ اس کو نہ کھاؤ۔ چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خود حاضر ہوئے یا کسی کو بھیج کر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کا حکم دیا۔"

حضرت عبایہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں:

"أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ۔ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا"(32)

"انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس چھری نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس کو کھالو، بشرطیکہ ناخن اور دانت نہ ہو، ناخن تو حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔ ایک اونٹ بھاگ گیا، جسے (تیر مار کر کسی نے) روکا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چوپایوں کی عادت بھی جنگلی جانوروں کی عادات کی طرح ہیں، اس لئے اگر تم پر ان میں سے کوئی غالب آجائے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔"

اگر کسی حلال ذبیحہ پر یہ تین شرائط پوری ہو جائیں تو شرعی قوانین کے مطابق اس جانور کا گوشت کھانا جائز اور حلال ہو گا۔

مشینی مذبوح کے بارے میں تحفظات:

اس کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان جو تحفظات پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مشین کا بٹن دبانے والے آدمی کو ذابح قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جب چھری کے ساتھ کسی جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو اس میں براہِ راست انسان کا عمل شامل ہوتا ہے اور شریعت میں انسانی عمل مطلوب ہے جبکہ مشین کی صورت میں معاملہ مختلف ہو جاتا ہے۔ جانوروں کو ذبح مشین کرتی ہے اور مشین کا عمل انسان کا عمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا بٹن دباتے وقت اللہ کا نام لینا کافی نہیں ہو گا۔

۲۔ جب ایک مشین سے کئی چھریاں چلیں اور کئی جانور ذبح ہو جائیں تو اللہ کا نام ہر ایک پر تو نہیں لیا گیا جبکہ شرعی امر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر ایک ذبح پر اللہ کا نام لیا جائے۔

۳۔ مشینی ذبیحہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ جانور کی مکمل گردن اتر جائے یا اس کی شہ رگ سے ذبح کی بجائے کسی اور غیر متعین جگہ پر چھری چل جائے۔

۴۔ ذبح سے پہلے جانوروں کو بے ہوش کیا جاتا ہے، جس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔

مشینی ذبیحہ کے عمل میں جو تحفظات پائے جاتے ہیں ان کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعت اسلامیہ میں ذبح کے لئے انسانی عمل مطلوب نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو سدھائے ہوئے درندے یا پرندے کے ذریعے شکار کی اجازت نہ ہوتی۔ اور یہ بات بھی یاد رہنی چاہئے کہ جب کسی سدھائے ہوئے درندے یا پرندے کو جانوروں یا پرندوں کا شکار کرنے کے لئے تسمیہ پڑھ کر چھوڑا جاتا ہے تو وہ اس گروہ میں جس بھی جانور یا پرندے کا شکار کر لے اور اس کا خون بہادے تو شکار حلال ہو گا، باوجود اس کے کہ جانوروں اور پرندوں کے گروہ میں اس کو کسی ایک خاص شکار کے لئے نہیں چھوڑا گیا تھا بلکہ جو شکار ہو گا تسمیہ اسی کے لئے شمار کر لیا جائے گا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مشینی آلات سے جانور کی گردن اتر سکتی ہے یا غیر متعین جگہ پر چھری چل سکتی ہے۔ اس طرح کا اندیشہ تو جب انسان خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا ہے اور تیر، بندوق، پستول، کتے یا پرندے کے ذریعے شکار کرتا ہے، تب بھی موجود رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ دیکھنا ہو گا کہ جانور کی قطع حیات باخراج دم ہو گئی ہے؟ اگر یہ ہو جائے تو ذبیحہ کو حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا کہنا ہے کہ:

"إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلاَ بَأْسَ"[33]

"اگر ذبح میں سر کٹ کر جانور سے جدا ہو گیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔"

ہدایہ میں ہے:

"وَمَنْ بَلَغَ بِالسِّكِّينِ النُّخَاعَ أَوْ قَطَعَ الرَّأْسَ كُرِهَ لَهُ ذَلِكَ وَتُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُ"[34]

"جس شخص نے دورانِ ذبح چھری حرام مغز تک پہنچا دی یا سر کاٹ دیا، ناپسندیدہ ہے لیکن ذبیحہ کھایا جائے گا۔"

امام احمد بن حنبلؒ نے بھی صراحت سے بیان کیا ہے:

"لَوْ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَأْسَ بَطَّةٍ أَوْ شَاةٍ بِالسَّيْفِ، يُرِيدُ بِذَلِكَ الذَّبِيحَةَ، كَانَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَهُ"(35)

"اگر کسی شخص نے ذبح کے ارادہ سے تلوار سے بط یا بکری کا سر کاٹ دیا تو اسے چاہیے کہ اسے کھائے۔"

مشین میں ذبح کرنے کے لئے ذبیحہ کو بے ہوش کرنا غیر مستحسن تو قرار دیا جاسکتا ہے لیکن اس وجہ سے حرام نہیں کہا جاسکتا۔ عالمی فقہ اکیڈمی جدہ نے فیصلہ دیا ہے کہ شرعی ذبحہ کا اصل طریقہ یہ ہے کہ اسے بغیر بے ہوش کیے ذبح کیا جائے، اس لیے کہ اسلامی طریقہ ذبح اپنی شرائط اور آداب کے ساتھ ہی زیادہ مثالی ہے، کہ اس میں جانور پر رحم، اس کے ذبح میں احسان و بہتری اور کم سے کم تکلیف رسانی ہے۔ لیکن اگر جانور بے ہوشی کے بعد ذبح کیے جاتے ہیں تو ان جانوروں کا کھانا اس وقت حلال ہو گا جب فنی شرائط سے اس بات کا تیقن ہو جائے کہ ذبح سے قبل ان کی موت نہیں ہوئی ہے تو ایسے مذبوحہ جانور کا کھانا حلال ہو گا۔ اس مقصد کے لیے الیکٹرک شاک کے ذریعے بیہوش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بجلی کے تار دونوں کنپٹیوں پر لگائیں جائیں یا سامنے پیشانی کے حصہ پر۔ وولٹج 100 سے 400 تک کے درمیان ہو۔ کرنٹ کی شدت 0.75 سے 0.1 ایمپیئر بکریوں کے لیے لیکن گائے کے لیے 2.0 سے 2.5 کے درمیان ہو۔ الیکٹرک کرنٹ کا استعمال 3 سے 6 سیکنڈ کے درمیان مکمل ہو جائے۔ یا پھر جانور کو ہوا کے ساتھ یا آکسیجن کے ساتھ مکسڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ذریعہ یا گول سر والے پستول کے استعمال سے اس طرح بے ہوش کیا گیا ہو کہ جس کے نتیجے میں ذبح سے قبل موت نہ واقع ہوتی ہو لیکن چبھنے والی سوئیوں کے پستول، کلہاڑی یا ہتھوڑی کا استعمال درست نہیں ہے۔(36)

مقاصدِ شریعت:

شارع نے گردن کو "محل تزکیہ" قرار دیا۔ پھر جانوروں کے تنوّع کا خیال کرتے ہوئے ایک قسم کے جانور میں ذبحکا طریقہ تزکیہ اور دوسری قسم کے حیوانات میں نحر تجویز کیا۔ لیکن اگر حال یہ ہے کہ انسان کو ذبح و نحر پر قدرت نہیں تو عقر کی صورت کو جائز قرار دیا، یعنی جانور کے پورے بدن کو "محل ذبح" تسلیم کیا، حتّٰی کہ اس نے سدھائے ہوئے درندے یا پرندے کو اس مقصد سے استعمال کرنے کی اجازت دیے۔ طریقہ ذبح کی صورتیں بدلتی رہیں مگر جو چیز ذبح کی ان تمام صورتوں میں برقرار رہی وہ ازالہ حیات یا خراجِ دم ہے جو دراصل شارع کا مقصودِ اصلی ہے۔ ذبح کی صورت میں اس قدر تنوّع اور تغیر کا خود شارع سے منصوص ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ذبح کی صورتوں میں بہر حال فرقِ مراتب ہے۔ 'مقصدِ ذبح' کو تو بہر قیمت برقرار رہنا ہے لیکن 'صورت ذبح' میں ترمیم ممکن ہے۔(37)

حاصلِ بحث:

مشینی آلات سے ذبیحہ کا مسئلہ شارع کے دور میں موجود نہیں تھا بلکہ اِس کا جنم فقہاء کے عصر میں ہوا ہے۔ اس لئے فقہاء کے درمیان مشینی آلات کے ذریعہ سے ذبح کئے جانے والے جانور کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض اس کے جواز کے قائل ہیں اور

بعض اس کے عدم جواز کو ترجیح دیتے ہیں۔ یقینا یہ ایک ایسا موضوع ہے جو کھانے والی اشیاء سے تعلق رکھتا ہے اور اسلام میں ماکولات اور مشروبات میں حلت و حرمت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ مسلمان کے نیکی اور بھلائی کے کاموں کا انحصار بھی حلال کھانے اور پینے پر ہے۔ اگر مشینی ذبیحہ میں اسلام کے دیئے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس کے بارے میں مسلمانوں کے تحفظات یقینا اہمیت کے حامل ہیں۔ دوسری طرف اگر اس ذبیحہ پر غور وفکر کیا جائے تو اس سے یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ اگر شریعت میں اضطراری یا غیر اختیاری حالات میں سدھائے ہوئے درندے یا پرندے سے شکار کا جواز موجود ہے تو موجودہ مشینی ذبیحہ کے لئے بھی گنجائش کے پہلوؤں کا انکار ممکن نہیں ہے۔ موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی ضروریات کے پیش نظر مشینی ذبیحہ کو غیر اختیاری ذبیحہ شمار کرنے سے اس بارے میں تحفظات کا ازالہ ہو جائے گا۔ مشینی آلات سے ذبح میں کوئی شرعی حکم متاثر نہیں ہوتا، البتہ اس میں غیر مستحسن اور مستحسن اشیاء کا معاملہ ضرور پیشِ نظر ہے، لیکن ان کی بنا پر اس کو حرام قرار دینا آسان نہیں کیونکہ اس کو حرام قرار دینے کے لئے اس عمل میں شریعت اسلامیہ کی روح اور قوانین کی خلاف ورزی ثابت کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

(1) حسين بن محمد الراغب الأصفهانی، المفردات في غريب القرآن (بيروت: دار القلم، 1412ھ)، ص:326
Hussain bin Muhammad Ar-raghib al-Asfahani, **al-Mufradat fi Garibil Qur'ān**, Dār al Qalam, Beirūt, 1412H, p. 326

(2) الأصفهانی، المفردات في غريب القرآن، ص:330
Al-Asfahani, **al-Mufradat fi Garibil Qur'ān**, 1412H, p. 330

(3) ڈاکٹر شفیق الرحمان، ذبح کرنے کا طریقہ اسلام اور سائنس کی روشنی میں (لاہور، مجلس التحقیق الاسلامی)، ص:۵
Dr. Shafiq ur Rehman, **Zibah karne ka tariqa Islam awr Science ki Roshni me**, Majlis al-Tahqiq al-Islami, Lahore, p. 5

(4) محمد بن إسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الذبائح و الصيد، بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ، رقم الحديث:551 (بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، 93/7
Muḥammad bin Ismaīl Al Bukhārī, **Al Jāmi' al Ṣaḥīḥ**, Book of Hunting and Slaughtering, Chapter of An-Nahr and Adh-Dhabh, Dār Tawq al Nijāh, Beirūt, 1422H, Ḥadīth # 510

(5) مولانا غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح (لاہور، فرید بک اسٹال، 1961ء)، 46/6
Maolana Ghulam Rasul Saidi, **Sharah Ṣaḥīḥ Muslim**, Book of Hunting and Slaughtering, Farid Book Stall, Lahore,1961, vol. 6, p. 46

(6) أبو بكر بن علي الحدادي، الجوهرة النيرة على مختصر القدورى (المطبعة الخيرية، 1422ھ)، 182/2
Abubakar bin Ali Al-Hadadi, **al-Javahir an-Nirat ala Mukhtasir al-Qudūri**, al-Maṭba'ah al-Khayrīyah, Egypt, 1422H, v. 2, p. 182

(7) زين الدين بن إبراهيم بن محمد ابن نجيم المصري، البحر الرائق شرح كنز الدقائق (القاهرہ: دار الكتاب الإسلامي)، 193/8
Zayn al-Dīn ibn Ibrāhīm Ibn Nujaym al-Misri, **al-Baḥr al-rā'iq Sharḥ Kanz al-daqā'iq**, Dār al Kitab al-Islami, al-Qaharah, v. 8, p. 193

(8) محمد بن عيسىٰ الترمذي، سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ، رقم الحديث: 1464 (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1975م)، 64/4
Muḥammad bin Isa Al Tirmidhī, **Sunan al Tirmidhī**, The Book on Hunting, Chapter of what has been related about what is eaten from the game caught by dogs and what is not eaten, Ḥadīth # 1464, Shirkah Maktabah wa Maṭba' tul Muṣṭafa al Bābī al Ḥalbī, Egypt, 1975

(9) محمد بن عيسىٰ الترمذي، سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ، رقم الحديث: 1465
Al Tirmidhī, **Sunan al Tirmidhī**, The Book on Hunting, Chapter of what has been related about what is eaten from the game caught by dogs and what is not eaten, Ḥadīth # 1465

(10) محمد بن عيسىٰ الترمذي، سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ المُثْلَةِ، رقم الحديث: 1409
Al Tirmidhī, **Sunan al Tirmidhī**, The Book on Blood Money, Chapter of what has been related about the prohibition of mutilation, hadīth # 1409

(11) فقہ اکیڈمی انڈیا، مشینی ذبیحہ فقہ اسلامی کی روشنی میں، مولانا شمس پیر زادہ، مشینی ذبیحہ۔ آلات اور ذابح کی حیثیت (دہلی، ایفا پبلیکیشنز، ۲۰۱۴ء)، ص:۲۳۴۔۲۳۵
Fiqh Academy India, **Mashini Zabiha Fiqh Islami ki Rosh'ni main**, Maolana Shams Peer Zada, Mashini Zabiha: Ālāt awr Za'beh ki Hesiat, Ifa Publications, Delhi, 2014, p234-235

(12) George Megaki Brandly, **Heat Engine** (Lea and Febiger Philadelphia, Washington, 1960), P: 52

(13) George Megaki Brandly, **Heat Engine**, P: 96

(14) R. A Lawrie, **Meat Science** (New York, CRC press, 2006), P: 135

(15) رابطہ عالم اسلامی، مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے (دہلی، ایفا پبلیکیشنز)، ص:274

Muslim World League (Rabitat al-Ālam al-Islami), **Makkah Fiqh Academy ke Fiq'hi Faislay**, Ifa Publications, Delhi, p. 274

(16) **القرآن** 5 : 5

Al Qur'ān 5 : 5

(17) محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي، **الجامع لأحكام القرآن** (القاهرة، دار الكتب المصرية، 1964م)، 78/6

Muhammd bin Aḥmad Al Qurṭabī, **Al Jām'i li Aḥkām al Qur'ān**, Dār al Kutub Al Miṣrīyyah, Cairo, 1964, 6: 78

(18) زين الدين بن إبراهيم بن محمد ابن نجيم المصري، **البحر الرائق شرح كنز الدقائق**، 191/8

Zayn al-Dīn bin Ibrāhīm bin Nujaym, **al-Baḥr al-rā'iq Sharḥ Kanz al-Daqā'iq**, v. 8, p. 191

(19) مفتی محمد شفیع ؒ، **معارف القرآن** (کراچی، دارالاشاعت)، 48/3

Mufti Muhammad Shafi, **Ma'arif ul Qur'ān**, Dār ul Asha'at, Karachi, v. 3, p. 48

(20) مفتی محمد شفیع ؒ، معارف القرآن، 60/3

Mufti Muhammad Shafi, **Ma'arif ul Qur'ān**, v. 3, p. 60

(21) **القرآن** 6 : 118

Al Qur'ān 6 : 118

(22) **القرآن** 6 : 119

Al Qur'ān 6 : 119

(23) **القرآن** 6 : 121

Al Qur'ān 6 : 121

(24) محمد بن يزيد بن ماجة، **سنن ابن ماجة**، كتاب الطلاق، باب طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالنَّاسِي، رقم الحديث:2045 (بيروت، دار إحياء الكتب العربية)، 659/1

Muhammad bin Yazid Ibn Mājah, **Sunan Ibn Mājah**, The Chapters on Divorce, Chapter of Divorce of one who is compelled, and of one who is forgetful, Ḥadīth # 2045, Dār Iḥyā al Kitāb al Arabiyyah, Beirūt, v. 1, p. 659

(25) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاخْتَلَفُوا فِي أَنَّ ذَلِكَ وَاجِبٌ أَمْ سُنَّةٌ فَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَطَائِفَةٍ أَنَّهَا سُنَّةٌ فَلَوْ تَرَكَهَا سَهْوًا أَوْ عَمْدًا حَلَّ الصَّيْدُ وَالذَّبِيحَةُ وَهِيَ رِوَايَةٌ عَنْ مَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَقَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ إِنْ تَرَكَهَا عَمْدًا أَوْ سَهْوًا لَمْ يَحِلَّ وَهُوَ الصَّحِيحُ عَنْ أَحْمَدَ فِي صَيْدِ الجوارح وهو مروى عن بن سِيرِينَ وَأَبِي ثَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ إِنْ تَرَكَهَا سَهْوًا حَلَّتِ الذَّبِيحَةُ وَالصَّيْدُ وَإِنْ تَرَكَهَا عَمْدًا فَلَا وَعَلَى مَذْهَبِ أَصْحَابِنَا يُكْرَهُ تَرْكُهَا وَقِيلَ لَا يُكْرَهُ بَلْ هُوَ خِلَافُ الْأَوْلَى وَالصَّحِيحُ الْكَرَاهَةُ (يحيٰ بن شرف الدين النووى، المنهاج شرح صحيح مسلم (بيروت، دار إحياء التراث العربي، 1392ھ)، 74/13)

Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf al-Nawawī, **Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim**, Dār Iḥyā' al Toras al-Arabī, Beirūt, 1392H, v. 13, p. 78

(26) محمد بن إسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كتاب البيوع، بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ، رقم الحديث:2057

Muḥammad bin Ismaīl Al Bukhārī, **Al Jāmi' al Ṣaḥīḥ**, Book of Sales and Trade, Chapter of whoever does not consider Dārk suggestions, Ḥadīth # 2057

(27) ابو داود سليمان بن اشعث، **مراسيل لابي داود،كتاب الطهارة**، باب الْأَضَاحِيُّ مَا جَاءَ فِي الضَّحَايَا وَالذَّبَائِحِ، رقم الحديث: ٣٧٨ (بيروت، مؤسسة الرسالة، 1408ھ)، ص: 278

Abū Dawūd Suleman bin Ash'as, **Marasil li'abi Dawūd**, kitab al-Taharah, bab al-Azahi, Ḥadīth # 378, Muassisah al-Risālah, Beirūt, 1408H, p. 278

(28) ابو محمد الحارث بن محمد، **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا أُمِرَ بِقَتْلِهِ، بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبْحِ، رقم الحديث: ٤١٠ (المدينة المنورة، مركز خدمة السنة والسيرة النبوية، 1992م)، 478/1

Abu Muhammad Haris bin Muhammad, **Bagyat ul bahis an Zawa'id Mus'nad al-Haris**, kitab al Saed, Bab al-Tasmiat ala al-Zibhe, Ḥadīth # 410, Markaz Khidmat al-Sunnah, al-Madinah, 1992, v. 1, p. 478

(29) محمد بن صالح ابن العثيمين، **أحكام الأضحية والذكاة** (مكة المكرمة، دار الثقة للنشر والتوزيع، 1992م)، 264/2

Muhammad bin Saleh Ibn Uthaymeen, Ahkam al-azhiat wz-zakāt, Dār al-Siqat linashar wal'towzih, Makkah, 1992, v. 2, p. 264

(30) **القرآن** 6 : 145

Al Qur'ān 6 : 145

(31) محمد بن إسماعيل البخاري، **الجامع الصحيح**، كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ، بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ القَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِيدِ، رقم الحديث: 5501

Muḥammad bin Ismaīl Al Bukhārī, *Al Jāmi' al Ṣaḥīḥ*, Book of Hunting and Slaughtering, Chapter of the instruments that cause the blood to gush out, Ḥadīth # 5501

(32) محمد بن إسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ، بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ القَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِيدِ، رقم الحديث: 5503

Muḥammad bin Ismaīl Al Bukhārī, **Al Jāmi' al Ṣaḥīḥ**, Book of Hunting and Slaughtering, Chapter of the instruments that cause the blood to gush out, Ḥadīth # 5503

(33) محمد بن إسماعيل البخاري، **الجامع الصحيح**، كتاب الذبائح والصيد، بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ، رقم الحديث: 5501

Muḥammad bin Ismaīl Al Bukhārī, **Al Jāmi' al Ṣaḥīḥ**, Book of Hunting and Slaughtering, Chapter of an-Nahr and adh-Dhabh, Ḥadīth # 5501

(34) علي بن أبي بكر بن عبد الجليل المرغيناني، **بداية المبتدي في فقه الإمام أبي حنيفة** (القاهرة، مكتبة ومطبعة محمد علي صبح) ص:218

Allama Ali bin Abi Bakar Al-Marghinani, **Bidayat al-Mubtadi fi Fiqh al Imam abi Hanifa**, Maktabah wa Matba'at Muhammad Ali Subah, Cairo, p. 218

(35) عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة المقدسي، **المغني**، كتاب الصيد و الذبائح،مَسْأَلَةٌ ذَكَاتُهَا ذَكَاةُ جَنِينِهَا أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ (مصر، مكتبة القاهرة، 1968م)، 400/9

Abdullah bin Ahmad ibn Qudamah al-Maq'dasi, **al-Mughni**, Kitab al-Said wz-Zabaeh, Maktabah al-Qah'ra, 1968, v. 9, p. 400

(36) انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، مترجم: محمد فہیم اختر ندوی،(دہلی، ایفا پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء)، ص۲۹۷۔۲۹۸

International Fiqh Academy Jeddah ke Shar'i Faisaly, Translater: Muhammad Fahim Akhtar Nadvi, Ifa Publications, Delhi,2012, p. 297-298

(37) محمد صباح الدین فلاحی قاسمی، **تحقیقات اسلامی**،(علی گڑھ، جنوری-مارچ ۱۹۹۶)، جلد:۱۵، شمارہ:۱، ص ۷۳

Muhammad Sabah ul Deen Falahi Qasmi, **Tahqeeqat e Islami**, Ali ghar, India, Jan-Mar 1996, v. 15, no. 1, p. 73